افادات : حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ العالی
ضبط : مولانا عبدالقیوم حقانی

نظامِ اکل و شرب میں شریعت کی رہنمائی

امام ترمذیؒ کی جامع السنن کے کتاب الاطعمہ کے احادیث کی روشنی میں

بعض پرندوں مرغی، بٹیر، تیتر وغیرہ اور بھنے ہوئے گوشت کا شرعی حکم اور تکیہ لگا کر کھانا کھانے میں نبی کریمؐ کا اسوۂ حسنہ

باب ماجاء فی اکل الدجاج

عن زهدم الجرمی قال دخلت علی ابی موسیٰ وهو یاکل دجاجة فقال ادن فکل فانی رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم یاکله هذا حدیث حسنٌ

حضرت زَہدَم جرمی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کے گھر گیا وہ مرغی کا گوشت کھا رہے تھے انہوں نے فرمایا میرے نزدیک آؤ اور کھاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے کھاتے ہوئے دیکھا ہے یہ حدیث حسن ہے۔

دجاج : یہ دُجاج (بالضم) بھی استعمال ہوتا ہے مگر افصح دَجاج بالفتح ہے بالکسر بھی آیا ہے اسم جنس ہے دجاج مرغی (مذکر و مونث) کو کہتے ہیں، آہستہ آہستہ چلنے کی وجہ سے اس کو دجاجۃ کہتے ہیں اور دجاجہ بھی مثلث الدال (دال کی پیش، زبر اور زیر) کے ساتھ آتی ہے ۔ مصنف اس کے کھانے کے جواز میں بطور استدلال یہ روایت نقل فرماتے ہیں ۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مرغی کا گوشت تناول فرمایا کرتے تھے

دخلت علی ابی موسیٰ زہدم الجرمیؒ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کے ہاں مہمان ہوا ان کو کھانا کھاتے وقت دیکھا کہ وہ مرغی کا گوشت

تناول فرما رہے ہیں جب مجھے دیکھا تو فرمایا اُدنُ یعنی دسترخوان کے قریب آ جائیے اور کھانے میں شریک ہوجائیے یہ دنا یدنو دنوا ودناوۃ سے ہے یعنی قرب کے فعل اور کھانا تناول فرمائیے مرغی کے گوشت سے کراہت یا ناپسندیدگی نہ کیجئے کیونکہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ مرغی کا گوشت تناول فرمایا کرتے تھے اس حدیث سے لحم دجاجہ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کھانا بھی ثابت ہوا اور اس کا استحسان بھی، جب کہ امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح بھی قرار دیا ہے اس حدیث میں اخلاقیات کا ایک سبق بھی ہے کہ جب کوئی دوست یا مہمان کھانا کھاتے وقت حاضر ہوجائے تو اُسے اپنے ساتھ شریک کرلیا جائے اگرچہ کھانا قلیل ہو کہ اجتماعیت میں برکت ہے اور باہمی محبت ومروت اور مودت کا باعث ہے۔

ولا نعرفه الا من حدیث زھدم یعنی یہ روایت جتنے بھی طرق سے آئی ہے سب طرق زھدم پر منتہی ہوتے ہیں۔

والبو العوام ، متن میں ابوالعوام آیا یہ قتادہ کے شاگرد ہیں مصنف نے ان کا نام بتا دیا کہ وہ عمران القطان ہیں۔

مرغی سے نفرت کرنے والے شخص کو حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کی ترغیب کی تفصیل

وفی الحدیث کلام اکثر من ھذا — روایت میں اس سے بھی بڑھ کر بات ہے اور وہ یہ کہ یہ روایت دوسری جگہ یعنی شمائل ترمذی میں تفصیل سے نقل کی گئی ہے وہ یوں ہے کہ۔

سفیان عن ایوب عن ابی قلابہ عن زھدم الجرمی قال کنا عند ابی موسیٰ فاتی بلحم دجاج فتنحیٰ رجل من القوم زھدم کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے پاس تھا ان کے پاس کھانے میں مرغی کا گوشت لایا گیا مگر مجمع میں سے ایک شخص پیچھے ہٹ گیا گویا اسے مرغی کا گوشت کھانا پسند نہ تھا شمائل ترمذی کی ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ یہ شخص قبیلہ بنو تیم اللہ کا تھا جس کا رنگ سرخ تھا اور بظاہر آزاد شدہ غلام معلوم ہوتا تھا۔

بعض لوگوں کی مرغی کے گوشت میں عدم دلچسپی کی وجہ یہ ہے کہ وہ قاذورات کھاتی ہے اور گندگی کے ڈھیروں پر رہتی ہے اگر اس کا یہ معمول ہمیشہ کا ہو تو اس کا حکم یہ ہے کہ اس کو غلاظت اور نجاست سے روک دے فتنحیٰ رجل میں بھی اس آدمی کا مرغی کے گوشت سے اعراض کی وجہ یہی ہے کہ اس نے اسے قاذورات کے کھانے کی وجہ سے باعث اعراض قرار دیا ہوگا۔

فقال مالک قال انی رایتھا تاکل شیئاً نتناً جواب میں اس نے کہا کہ میں نے اسے ایک بدبودار چیز اور گندگی کھاتے ہوئے دیکھا تھا۔

فحلفت ان لا آکلھا میں نے قسم کھائی ہے کہ میں اس کا گوشت نہیں کھاؤں گا۔

فقال ادن انی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل لحم دجاج حضرت ابوموسیٰؓ نے فرمایا کہ آؤ اور بے تکلف کھاؤ، میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغی کا گوشت کھاتے دیکھا تھا کہ مرغی کا گوشت کھایا کرتے تھے۔ لہٰذا آپ اس سے اعراض یا نفرت نہ کریں۔ لہٰذا آپ حلف نہ اٹھایا کریں مباح شرعی کی تحریم نہیں کرنی چاہیے لہٰذا قسم تو توڑ دینی چاہیے اور اس کا کفارہ دینا چاہیے قد فرض اللہ لکم تحلۃ ایمانکم۔ الغرض مرغی جمہور کے نزدیک حلال اور جائز ہے البتہ جلالہ کو علماء نے مکروہ قرار دیا ہے جیسا کہ گذشتہ باب میں تفصیل سے عرض کر دیا تھا۔ بخاری شریف میں اس کی مزید بھی وضاحت آئی ہے کہ حلال چیز سے قسم کھانے کا حکم کیا ہوگا؟ شمائل ص۱۳ باب ماجاء فی صفۃ ادام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی ایک تفصیلی روایت منقول ہے۔

مرغی کے گوشت کے فوائد مرغی کا گوشت حار بھی ہے رطب بھی ہے سریع الہضم بھی ہے دماغ عقل اعضاء رئیسہ کے لیے نافع ہے۔ اچھے اخلاط پیدا کرتا ہے بعض حضرات نے یہ بھی لکھا ہے کہ مرغی کے گوشت کے استعمال سے آواز میں بھی صفائی آتی ہے اور رنگ میں خوشحالی آتی ہے۔ موجودہ دور میں مشینی فارمی مرغیاں، خدا جانے ان میں یہ خاصیات اور منافع ہوں گے یا نہیں، کہ ان کی پرورش و پرداخت کے طریقے جدا ہیں اس لیے میں مذاقاً فارم کی مرغی کو حرامی اور دیسی مرغی کو حلالی کہا کرتا ہوں

باب ماجا فی اکل الحباری

عن ابراھیم بن عمر بن سفینۃ عن جدہ قال اکلت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحم حباری۔

حضرت سفینہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حباری کا گوشت کھایا ہے۔

حباری یعنی تیتر بٹیر وغیرہ کا شرعی حکم حباری بھی پرندے کا نام ہے تیتر بٹیر اور اس نوعیت کے پرندے کو حباری کہتے ہیں بعض نے اسے سرخاب کہا بعض

نے چکا چکوئی کا نام بتایا ہے اسے فارسی میں ہوبرہ بھی کہتے ہیں شوات اور شوال کے نام بھی منقول ہوتے ہیں ۔ یونانی اسے غلوفس کہتے ہیں ۔ ترکی میں عذری اور ہندی میں چیرز کہتے ہیں ۔ بہرحال یہ ایک جنگلی پرندہ ہے حباری اسم جنس ہے اس کا اطلاق مذکر و مونث دونوں پر ہوتا ہے جمع اور واحد کے لیے بھی یکساں ہے ۔

کتاب الحیوان میں ہے کہ اس کا رنگ مٹی کی طرح گردن بڑی پاؤں بڑے ہوتے ہیں ۔ کبیر العنق رمادی اللون ہے اس کی منقار (چونچ) میں قدرے طول بھی ہے، اس کی اڑان بہت تیز ہے، بطخ اور مرغی کے درمیان درمیان اس کے گوشت کی لذت ہے

حباری کے فوائد و خاصیات اس کا گوشت معتدل اور متوسط ہوتا ہے نہ تو مرغ کی طرح زود ہضم اور نہ بطخ کی طرح دیر ہضم اس کی تاثیر گرم و تر ہے حکماء نے حبس ریح کے لیے مفید اور وجع مفاصل اور وجع تولنج کے لیے نقصان دہ قرار دیا ہے ۔ اس میں حماقتیں بھی زیادہ ہیں اگر اس کے بال نوچ لیے جائیں تو اس غم سے مرجاتا ہے، اڑنے میں بہت تیز ہے اور سنگلاخ علاقوں میں پایا جاتا ہے ۔ اس کے پیٹ میں ایک ایسا پتھر یا موتی بھی ہوتا ہے کہ اگر کثیر الاحتلام شخص وہ پتھر اپنے پاس رکھے تو کثرت احتلام سے بچا رہے گا بعض نے کہا ہے کہ وہ قیمتی موتی ہوتا ہے اگر وہ خارج ہو جائے تو وہ خود اپنے تمام پروں کو اکھیڑ دیتا ہے اور یہی اس کی ہلاکت کا سبب بنتا ہے ۔

قال اکلت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحم حباری ۔ سفینہ رض کہتے ہیں ۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بٹیر یا تیتر یا سرخاب کا گوشت کھایا تھا ۔

سفینہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مولیٰ کا لقب تھا محدثین نے لکھا ہے کہ اس کو سفینہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ سفر میں بہت سارا سامان اپنے اوپر لاد کر چل پڑتے تھے

وابراهیم بن عمر بن سفینة روی عنه ابن ابی فدیك ویقول بریه بن عمر بن سفینه یعنی ان سے ابن ابی فدیک کی بھی روایت ہے ابراہیم بن عمر بن سفینہ کو بریہ بھی کہتے ہیں یہ ابراہیم کے نام میں ترخیم ہے بریہ بنا دیا گیا ہے اور بعض نے کہا یہ ابراہیم کی تصغیر ہے

بہرحال حدیث باب سے یہ ثابت ہوا کہ حباری کا گوشت کھانا حلال ہے ۔

باب ماجاء فی اکل الشواء

ان ام سلمة رض اخبرته انها قربت الی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم جنباً مشویاً فاکل منه ثم قام الی الصلوٰة وما توضاء

حضرت ام سلمہ رضؓ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں نے بھنا ہوا گوشت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھا آپؐ نے اس میں سے کھایا پھر نماز کے لیے اُٹھے اور وضو نہیں کیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھونا ہوا گوشت بھی تناول فرماتے تھے

شواء شوی یشوی سے ہے شٰی کی زیر اور پیش دونوں کے ساتھ منقول ہے عرب کہتے ہیں شوی اللحم شیئاً۔ بھونے ہوئے گوشت کو کہتے ہیں گوشت بھون کر کھانا عرب کے روایات میں ہے اور یہ چیز آج تک چلی آرہی ہے افغانستان، ترکستان، سرحد و بلوچستان کے علاقوں میں بکری اور دنبے کے گوشت کو بڑے اہتمام سے بھونا جاتا ہے۔ یہ وہی شواء ہے مقامات حریری میں ہے ـ وشواء وجرد ونجیدہ ـ

قرآن میں بھی یشوی الوجوہ آیا ہے۔

حدیث باب سے یہ معلوم ہوا کہ بھونا ہوا گوشت (چاہے وہ انگاروں پر بھونا گیا ہو یا لوہے کی سلاخوں پر یا کسی دوسرے طریقے سے) کا کھانا جائز ہے۔

گوشت بھی اللہ کی ایک نعمت ہے اور خدا کی نعمتیں کھانا اور استعمال کرنا جس طرح کہ اسلامی تعلیمات میں آیا ہے جائز ہے۔ جنباً مشویا۔ جنب سے مراد ران ہے۔

آگ پر پکائی ہوئی چیز کے کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا

ثم قام للصلوٰۃ وما توضأ در اصل راوی یہ حدیث اس لیے بیان کرنا چاہتے ہیں کہ ما مست النار (یعنی جس چیز کو آگ پر پکایا جائے) کے کھانے کے بعد وضو نہیں ہے۔ بشرطیکہ پہلے سے وضو ہو۔ خلفاء راشدین ائمہ اربعہ اور جمہور کا یہی مسلک ہے کہ آگ پر پکائی ہوئی چیز کے کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی یہ روایت جمہور کا مستدل ہے باقی رہی یہ بات کہ بعض روایات میں ما مست النار کے استعمال سے وضو کرنا ثابت ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ تمام روایات منسوخ ہیں یا موؤل مگر زیادہ بہتر توجیہ تطبیق و توفیق کی ہے کہ وضو سے مراد وضو لغوی ہے اصطلاحی نہیں یعنی جن روایات میں ما مست النار سے وضوء کا ذکر آیا ہے مراد یہ ہے کہ ہاتھ دھو لیا کرتے تھے اور کلی فرمایا کرتے تھے دسومت یعنی چکنائی وغیرہ کا ازالہ مقصود تھا۔

باب ما جاء فی کراھیۃ الاکل متکئاً

عن ابی جحیفۃ رضؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انا فلا اکل متکئاً

حضرت ابوجحیفہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔

تکیہ لگاکر کھانا متکبرین کی عادت ہے

تکبر شرعاً مذموم اور اخلاقاً قابل نفرت چیز ہے شریعت اسلامیہ بھی ہر وہ عمل اخلاق اور کردار جس سے تکبر جھلکتا ہو پسند نہیں کرتی کہ یہ ناشکری اور کفرانِ نعمت ہے، جس طرح خداتعالیٰ کی نعمتوں کا شکریہ عبادات واطاعت کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے

اسی طرح اقوال اور ہیئات واعمال سے بھی شکریہ، تواضع اور عبدیت کا حکم دیا گیا ہے یہ بڑے بڑے سرمایہ دار اور سیٹھ اور حکمران جو بڑے بڑے گاؤ تکیوں کے سہارے بیٹھے ہوتے ہیں اور تکیوں ہی کے سہارے کھانا کھاتے ہیں۔ یہ طریقہ متکبرین کا ہے۔

تکیہ لگاکر کھانے کی چار صورتیں

دوسری بات یہ کہ جو ہیئت تکثیر اکل (زیادہ کھانے) کا باعث بنتی ہے شریعت اسے بھی پسند نہیں کرتی رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم بھی تکیہ لگاکر اور اسی کے سہارے بیٹھ کر کھانا پسند نہیں فرماتے تھے ہر وہ ہیئت جو متمکناً فی الجلوس فی حالۃ التوسع (یعنی کھانے کے لیے بیٹھے ہوئے تکیہ اور آلتی پالتی کی صورت ہرگز اچھا طریقہ نہیں، گاؤ تکیہ کی صورت بھی مذموم ہے دیوار کے ساتھ پشت کا تکیہ بھی درست نہیں یہ تمام صورتیں عند الاکل منھی عنہ (کھانے کے وقت ممنوع) ہیں

بہرحال ٹیک لگا کر کھانے کی یہ چار صورتیں ہیں ایک یہ کہ دائیں یا بائیں پہلو کو دیوار یا تکیہ وغیرہ پر بطور سہارا کے لگائے دوسرے یہ کہ ہتھیلی زمین پر لگائے اور اس سے سہارا لے تیسرا یہ کہ چوکڑی کرے یعنی چار زانو کسی گدے وغیرہ پر بیٹھے چوتھا یہ کہ کمر کو گاؤ تکیہ یا دیوار سے لگائے علماء نے چاروں صورتوں کو ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔

فلا آکل متکئا۔ یعنی مجھے متکبرین کی طرح کھانا پسند نہیں بلکہ آکل کما یاکل العبد میں بندے طرح کی کھانا کھاتا ہوں۔ تمہیں بھی چاہیے کہ میری پیروی کرو اور میری اتباع کرو حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اپنا ذکر بھی اس لیے فرماتے ہیں کہ میری اتباع کرو۔

تکیہ لگاکر کھانے کی مضرتیں شارحین حدیث نے لکھا ہے کہ تکیہ لگا کر کھانا کھانے سے پیٹ بڑھ جاتا ہے اور نظام ہضم بھی کمزور ہو جاتا ہے کیونکہ ان صورتوں میں وہ بدن میں اپنی جگہ پر ٹھیک نہیں پہنچتا جو طبیعت پر گراں ہو جاتا ہے اور اسی سے سوء ہضم کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔

کھانا کھانے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کھانے وقت کھانے کی طرف قدرے جھک کر اور متوجہ ہو کر بیٹھا جائے یا تو دو زانو ہو یا اقعاء کی صورت ہو یعنی دونوں کولے ٹیک دے اور دونوں زانو کھڑے کر دے یا دونوں پاؤں پر بیٹھے یا دایاں زانو کھڑا کر دے اور بائیں زانو پر بیٹھ جائے۔ اس طرح کھانا بھی کم کھایا جاتا ہے۔

سلسلۂ مطبوعات مؤتمر المصنفین (۳۸)

میری علمی اور مطالعاتی زندگی

ترتیب
مولانا عبدالقیوم حقانی
رفیق مؤتمر المصنفین و استاذ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

جناب مدیر الحق مولانا سمیع الحق کے سوالنامہ کے جواب میں مشائخ، مشاہیر علما، ممتاز سکالرز، دانشوروں اور قومی و ملی زعماء کے علمی و مطالعاتی تاثرات اور مشاہدات پر مبنی وقیع مضامین کا مجموعہ۔

مؤتمر المصنفین
دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، نوشہرہ، سرحد (پاکستان)

قارئین سے گذارش

خط و کتابت کے وقت اپنا خریداری/اعزازی تبادلہ نمبر ضرور لکھیں۔ ورنہ ادارہ جواب دینے سے معذور ہوگا۔

سنکارا

صحت کا سرچشمہ

ہر گھر کے لیے گھر بھر کے لیے

ہمدرد کا نصب العین تعمیرِ صحت ہے۔ بیماریوں سے پاک تندرست معاشرے کے قیام کے لیے ہمدرد نے ہمیشہ اپنی جد و جہد جاری رکھی ہے۔ آج بھی، جب غذا میں عدم توازن اور فضا میں آلودگی کے باعث انسان کی قوتِ مدافعت متاثر ہو رہی ہے اور زندگی کی تیز رفتاری کے سبب جسمانی توانائی میں کمی کی شکایت عام ہے، ہمدرد اپنی روایت برقرار رکھتے ہوئے توانائی فوراً حاصل کرنے کے لیے نباتی و معدنی مرکب سنکارا پیش کرتا ہے۔

سنکارا صحت بخش مجرب جڑی بوٹیوں اور منتخب معدنی اجزا سے تیار کیا جاتا ہے۔ یہ ایک نہایت موثر نباتی و معدنی مرکب ہے جو تیزی سے توانائی بحال کرتا ہے اور صحت برقرار رکھتا ہے۔

ہر موسم میں ہر عمر کے لیے یکساں مفید **سنکارا** نباتی و معدنی مرکب — جو زندگی کو ایک ولولۂ تازہ عطا کرتا ہے

ہمدرد

Adarts-CIN 1 91